کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام درجِ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) احرام کی حالت میں خوشبودار چیز چھونے کا کیا حکم ہے ؟ اگر محرم غلافِ کعبہ کو اس طرح چھولے کہ اس کے ہاتھوں سے خوشبو بھی آنے لگے جبکہ غلاف کو چھونے کی وجہ سے خوشبو کا جسم اس کے ہاتھ پر نہیں لگا، صرف خوشبو کی مہک ہاتھ میں آئی ہو تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے ؟

(۲) بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد محرم نے بھولے سے یا قصداً خوشبو والے صابن سے ہاتھ دھو لیے جبکہ اس کا مقصد ہاتھوں سے بُو دور کرنا تھا، ایسی صورت میں خوشبودار صابن سے ہاتھ دھونے کا کیا حکم ہے ؟

برائے کرم مدلل جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

فقط والسلام

محمد عادل شیخ

0342-6000404

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۳۰/۱۹۵۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

(۱)۔۔۔غلاف کعبہ یا کسی اور خوشبو دار چیز کو چھونے سے ہاتھوں میں اگر خوشبو کا جسم (مادہ) نہ لگے بلکہ صرف خوشبو کی مہک آئے تو محض مہک آنے کی وجہ سے کوئی دم واجب نہ ہوگا، ہاں اگر خوشبو کا مادہ ہاتھ میں لگ جائے اور پوری ہتھیلی میں لگ جائے تو دم واجب ہوگا، اور اگر پوری ہتھیلی میں نہ لگے بلکہ ہتھیلی کے بعض حصے میں لگے تو صدقہ واجب ہوگا۔

فی حیات القلوب (ص ۸۷)

ومراد بتطییب آن است کہ الصاق کند طیب را ببدنِ خود یا ثوب خود، اما اگر شم کرد طیب را جائز باشد مع الکراہۃ، وہمچنیں اگر مس کرد طیب را پس ملزق نہ گشت چیزے از طیب ببدن وے یا آنکہ متعلق گشت بوئے رائحہ او فقط بجرم او، پس این فعل مکروہ است ولیکن نمی شود کفارۂ آن۔

وفی غنیۃ الناسک (ص ۲۴۳)

اما التطیب فھو الصاق الطیب ببدنہ اوثوبہ....اذا دخل بیتا قد اجمر فعلق بثیابہ رائحتہ فلا شیئ علیہ، لانہ غیر منتفع بعینہ، لان الرائحہ ھنا لیست متعلقۃ بالعین ومجرد الرائحہ لا یمنع منہ۔

فی غنیۃ الناسک (ص ۲۴۳)

فان طیب عضوا کبیرا کاملا من اعضائہ فما زاد کالرأس والوجہ واللحیۃ والفم والساق والفخذ والعضد والید والکف ونحو ذلک فعلیہ دم وان غسلہ من ساعتہ وفی اقلہ ولو اکثرہ صدقۃ کذا فی المتون۔ وفی حکم اقلہ العضو الصغیر کالانف والاذن والعین والاصبع والشارب۔ وایضا فی مناسک ملا علی القاری (ص ۳۱۲)

معلم الحجاج (ص ۲۲۷) میں ہے:

عاقل بالغ محرم نے کسی بڑے عضو جیسے سر، پنڈلی، چہرہ، ڈاڑھی، ران ہاتھ، ہتھیلی وغیرہ پر خوشبو لگائی یا ایک عضو سے زیادہ پر لگائی تو دم واجب ہو گیا اگر چہ لگاتے ہیں فوراً دور کر دی ہو، اور اگر پورے عضو پر نہیں لگائی بلکہ تھوڑے یا اکثر حصہ پر لگائی یا کسی چھوٹے عضو جیسے ناک کان، آنکھ انگلی، پہنچے وغیرہ پر لگائی تو صدقہ واجب ہوگا۔

(۲)۔۔۔حالت احرام میں خوشبو دار صابن اگر ہاتھ صاف کرنے کی غرض سے استعمال کیا ہے تو اس کی وجہ سے صدقہ واجب ہوا، صدقہ میں پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت فقراء ومساکین کو دی جائیگی، یہ صدقہ حدود حرم میں بھی دیا جاسکتا ہے اور حدود حرم سے باہر بھی، البتہ حدود حرم میں دینا افضل ہے۔

وفی غنیۃ الناسک (ص ۲۴۹)

ولو غسل راسہ اویدہ باشنان فیہ الطیب، فان کان من راہ سماہ اشنانا فعلیہ صدقۃ الا ان یغسل مرارا فدم وان سماہ طیبا فدم

Scanned by CamScanner

فی الدر المختار مع الشامية (ج٢ص٥٤٦)

الواجب دم على محرم بالغ ان طيب عضوا كاملا او خضب راسه بحناء او ادهن بزيت او حل ولو كانا خالصين لانهما اصل الطيب بخلاف بقية الادهان فلو اكله او استعطه او دوای به جراحة او شقوق رجليه او افطر فی اذنيه لايجب دم ولا صدقة اتفاقاً بخلاف المسک والعنبر والغالية والكافور ونحوها مما هو طيب بنفسه فانه يلزمه الجزاء بالاستعمال ولو على وجه التداوی

(قوله اتفاقا) لانه ليس بطيب من كل وجه، فاذا لم يستعمل على وجه الطيب لم يظهر حكم الطيب فيه۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۴/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ

11/فروری 2018ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ

15/فروری 2018ء

مفتی

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۹۵۳/۳۰
مورخہ ۲۸/۵/۱۴۳۹
۲۰۱۸/۲/۱۵

Scanned by CamScanner